جلد ۵۲/۱۷ | ۲۴ وفا ۱۳۴۲ ہش ۲ ربیع الاول ۱۳۸۳ھ ۲۴ جولائی ۱۹۶۳ء | نمبر ۱۷۳

خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ کی تنظیمیں جماعت میں تفرقہ اور شقاق پیدا کرنے کے لئے قائم نہیں کی گئیں

خدام اور انصار گو تنظیم کے لحاظ سے علیحدہ ہیں مگر بہرحال وہ مقامی جماعت کا ایک حصہ ہیں

مقامی انجمن کے عہدیداروں کے احکام کی پیروی انفرادی طور پر ہر خادم کیلئے ضروری ہے

جماعتی کاموں میں یک جہتی اور مضبوطی پیدا کرنے کیلئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی زریں ہدایات

— محترم صدر صاحب صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ —

قسط نمبر ۱

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعت کے کاموں میں یک جہتی اور مضبوطی پیدا کرنے کے لئے مختلف اوقات میں خدام و انصار اور بحیثیت مجموعی جماعت کو جو زریں نصائح فرمائی ہیں ان کا ایک حصہ یاددہانی کے طور پر الفضل میں شائع کرایا جا رہا ہے تا احباب جماعت کے ذہنوں میں یہ ہدایات مستحضر رہیں اور وہ ان پر عمل پیرا ہو کر اس مقصد کو پورا کرنے والے بنیں جس کے تحت علیحدہ علیحدہ تنظیموں کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔ اور وہ یہی ہے کہ یہ تنظیمیں جماعت میں تفرقہ اور شقاق پیدا کرنے کے لئے نہیں بلکہ جماعت کے کاموں میں یک جہتی اور مضبوطی پیدا کرنے کے لئے قائم کی گئی ہیں۔ ان ہدایات کا بار بار احباب کے سامنے آنا ضروری ہے تا وہ ان کی روح کو سمجھیں اور ان پر کماحقہ عمل پیرا ہوں اور ان برکات سے متمتع ہوں جو ان پر عمل پیرا ہونے میں مضمر ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان ہدایات پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

"پس میں ایک دفعہ پھر جماعت کو مشترکہ طور پر یہ نصیحت کرتا ہوں کہ خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ اپنی اپنی ذمہ واری کو سمجھیں۔ بعض دفعہ باہر ایسے جھگڑے پیدا ہوتے ہیں۔ اس لئے میں خدام کو یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ وہ صرف خدام الاحمدیہ کے ممبر نہیں بلکہ مقامی جماعت کے بھی ممبر ہیں۔ خدام الاحمدیہ کا کام لوکل انجمن کے کام کے علاوہ زائد طور پر ان کے سپرد کیا گیا ہے۔ پس مقامی انجمن کے جو عہدیدار ہوں خواہ وہ سیکرٹری ہوں یا پریذیڈنٹ، ان کے احکام کی پیروی ہر خادم کے لئے ضروری ہے۔ البتہ کوئی سیکرٹری یا کوئی پریذیڈنٹ بطور پر خدام الاحمدیہ کو کسی کام کا حکم دینے کا مجاز نہیں وہ فرداً فرداً تو انہیں کہہ سکتا ہے کہ آؤ اور فلاں کام کرو مگر لوکل انجمن کا پریذیڈنٹ یہ نہیں کہہ سکتا کہ وہ خدام کو بحیثیت خدام یہ کہے کہ آؤ اور فلاں کام کرو۔ انکو چاہیئے کہ اگر خدام الاحمدیہ کوئی کام لینا چاہتا ہے تو انکے زعیم کو مخاطب کرے اور کہے کہ مجھے فلاں کام کے لئے خدام کی مدد کی ضرورت ہے اور زعیم کا فرض ہے کہ وہ لوکل انجمن کے پریذیڈنٹ کے احکام کو پورا کرنے کی کوشش کرے۔ اگر وہ ایسا نہیں کرتا تو خدام الاحمدیہ کو جماعت میں تفرقہ اور شقاق کا موجب بناتا ہے۔ اسی طرح انصار اللہ گو تنظیم کے لحاظ سے علیحدہ ہیں مگر بہرحال وہ لوکل انجمن کا ایک حصہ ہیں۔ ان کو بھی کوئی پریذیڈنٹ بحیثیت جماعت حکم نہیں دے سکتا۔ ہاں فرداً فرداً وہ انصار اللہ کے ہر ممبر کو اپنی مدد کے لئے بلا سکتا ہے اور انصار اللہ کا فرض ہے کہ وہ لوکل انجمن احمدیہ کے ہر پریذیڈنٹ کے ساتھ پورے طور پر تعاون کریں۔ بہرحال کوئی پریذیڈنٹ انصار اللہ کو بحیثیت انصار اللہ یا خدام الاحمدیہ کو بحیثیت خدام الاحمدیہ کسی کام کا حکم نہیں دے سکتا۔ وہ یہ تو کہہ سکتا ہے کہ چونکہ تم احمدی ہو اس لئے آؤ اور فلاں کام کرو۔ مگر وہ یہ نہیں کہہ سکتا کہ آؤ انصار یہ کام کرو یا آؤ خدام یہ کام کرو۔ خدام کو خدام کا زعیم مخاطب کر سکتا ہے۔ اور انصار کو انصار کا زعیم مخاطب کر سکتا ہے۔ مگر چونکہ لوکل انجمن ان دونوں پر مشتمل ہوتی ہے۔ انصار بھی اس میں شامل ہوتے ہیں اور خدام بھی اس میں شامل ہوتے ہیں۔ اس لئے گو وہ بحیثیت جماعت خدام اور انصار کو کوئی حکم نہ دے سکے مگر وہ ہر خادم اور انصار اللہ کے ہر ممبر کو ایک احمدی کی حیثیت سے بلا سکتا ہے اور خدام اور انصار دونوں کا فرض ہے کہ وہ اس کے احکام کی تعمیل کریں۔"

(الفضل ۳۰ جولائی ۱۹۴۳ء)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۲۳ جولائی بوقت ۱/۲-۷ بجے صبح

کل حضور کو ضعف کی شکایت رہی۔ رات نیند آ گئی۔ اس وقت طبیعت اچھی ہے

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

یاددہانی

مبارک تحریک دعا میں ہر مخلص احمدی کو شامل ہونا چاہیئے۔ آج ہی خط لکھ دیجئے تاکہ آپ کا نام بھی فہرست میں درج کر لیا جائے۔

معتمد صدر۔ صدر انجمن احمدیہ

مکرم سید داؤد احمد صاحب انور بخیریت غانا پہنچ گئے

مبلغ غانا مکرم مولوی عبدالمالک خان صاحب بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ مکرم سید داؤد احمد صاحب انور بخیریت غانا پہنچ گئے ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کا ہر طرح حافظ و ناصر ہو اور خدمت اسلام کی بیش از بیش توفیق عطا فرمائے آمین

(وکالت تبشیر ربوہ)

درخواست دعا

مکرم مولوی رشید احمد صاحب سرور مبلغ ٹبورا ٹانگانیکا مشرقی افریقہ بعارضہ درد گردہ بیمار ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔ آمین (وکالت تبشیر ربوہ)

ربوہ کا موسم

ربوہ ۲۳ جولائی۔ پرسوں کی بارش کے بعد کل یہاں مطلع جزوی طور پر ابر آلود رہا۔ آج صبح سے مطلع صاف ہے اور خوب کھل کر دھوپ نکلی ہوئی ہے۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

خطبہ جمعہ

ایمان کی یہ علامت ہے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربانی کرنے میں انسان کو لذت محسوس ہوتی ہے

دین کے لئے قربانی کرنیوالا ایسے کھیت میں بیج ڈالتا ہے جس سے اسے کئی گنا زیادہ ملے گا

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
فرمودہ ۲۵ مارچ ۱۹۴۷ء بمقام ناصر آباد اسٹیٹ

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

دنیا میں دو ہی نقطہ نگاہ کام کر رہے ہیں ایک نقطہ نگاہ دنیوی ہے اور ایک نقطہ نگاہ دینی ہے۔ دنیوی نقطہ نگاہ سے انسان کی تمام توجہ اور اس کے افعال کا انحصار اولاد پر ہوتا ہے اور

دینی نقطۂ نگاہ

کا انحصار ان نیک اعمال پر ہوتا ہے جو کہ انسان اس دنیا میں کرتا ہے۔ اور جو مرنے کے بعد انسان کو نفع بخشتے ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ ان دو کے سوا کوئی تیسرا نقطہ نگاہ نظر نہیں آتا۔ جہاں تک قربانی کا سوال ہے وہ ہر ایک کام کے لئے کرنی پڑتی ہے خواہ وہ کام دینی ہو یا دنیوی ہو۔ اور ہمیں دنیا میں کوئی کام ایسا نظر نہیں آتا جس کے لئے انسان کو قربانی نہ کرنی پڑتی ہو۔ فرق صرف یہ ہوتا ہے کہ کوئی شخص دین کے لئے قربانی کرتا ہے اور کوئی شخص دنیا کے لئے قربانی کرتا ہے اور تو اور جو لوگ بُرے کام کرتے ہیں ان کو بھی قربانی کرنی پڑتی ہے۔ اگر ایک شخص چوری کرتا ہے تو وہ اپنی جان کو خطرہ میں ڈالتا ہے۔ اپنی رات کی نیند خراب کرتا ہے اور سردی گرمی کے اثرات کی پرواہ نہ کرتے ہوئے ایسے وقت میں گھر سے نکلتا ہے جبکہ لوگ میٹھی نیند سو رہے ہوتے ہیں اور وہ اپنی جان جوکھوں میں ڈال کر چوری کرتا ہے۔ اب دیکھو کہ

چوری جیسا ذلیل کام

بھی قربانی چاہتا ہے۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے پاس ایک دفعہ ایک چور علاج کرانے کے لئے آیا تو آپ نے اسے وعظ و نصیحت کرنی شروع کی کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں ہاتھ پاؤں اس لئے نہیں دیئے کہ تم ان سے حرام روزی کمایا کرو بلکہ اس لئے دئے ہیں کہ تم انکے ذریعہ حلال روزی کما کر کھایا کرو۔ تم چوری کرنا چھوڑ کیوں نہیں دیتے اور کیوں حلال روزی نہیں کماتے۔ جب آپ نے اسے یہ وعظ و نصیحت کی تو اس کی آنکھیں غصے کی وجہ سے سُرخ ہو گئیں اور کہنے لگا اچھا مولوی صاحب اگر یہ حلال کی روزی نہیں تو پھر اور کونسی حلال کی روزی ہے آپ لوگ میٹھی نیند سو رہے ہوتے ہیں اور ہم مارے مارے پھر رہے ہوتے ہیں۔ اگر کسی کو ہمارے متعلق علم ہو جائے تو وہ ہمیں گولی مار کر ہی مار دے ہم اپنی جان کو خطرہ میں ڈال کر چوری کرتے ہیں۔ پھر اس سے بڑھ کر اور کونسی

حلال روزی

ہو سکتی ہے۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے سمجھا کہ اسے چوری کی عادت پڑ چکی ہے اور یہ کام کرتے کرتے اس کی فطرت مسخ ہو چکی ہے اور اب یہ کام اس کی نگاہ میں بُرا نہیں رہا اسلئے اب بحث کے رنگ میں سمجھانے سے کوئی خاص فائدہ اسے نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ آپ فرماتے کہ میں نے بات کو ٹلا دیا اور ادھر ادھر کی باتیں شروع کر دیں تاکہ یہ بات اس کے ذہن سے نکل جائے۔ پھر میں نے اسے پوچھا اچھا تم یہ بتاؤ کہ تم چوری کس طرح کرتے ہو اس نے کہا کہ اکیلا آدمی چوری نہیں کر سکتا بلکہ ہم چھ سات آدمی مل کر چوری کرتے ہیں ان میں سے ایک آدمی گھر کا رازدار ہوتا ہے اور وہ عام طور پر سقہ یا چوہڑا وغیرہ ہوتا ہے کیونکہ رازدار کے بغیر چوری ہو نہیں سکتی۔ وہی کمروں اور دروازوں کے متعلق بتاتا ہے اور وہی اس بات کے متعلق اطلاع دیتا ہے کہ

نقدی اور زیورات

کہاں ہیں۔ اس کے بعد ایک ایسے آدمی کی ضرورت ہوتی ہے جسے سیندھ لگانی آتی ہو اور وہ ایسے طور پر اوزاروں کو استعمال کرے کہ سیندھ لگانے کی آواز پیدا نہ ہو اور اس کی آواز سے گھر والے جاگ نہ پڑیں۔ پھر ایک تیسرا آدمی ایسا ہونا چاہیئے جو تالے وغیرہ کھولنے میں مشاق ہو جب دوسرا آدمی سیندھ لگا چکتا ہے تو وہ ایک طرف ہو جاتا ہے اور پھر اس تیسرے آدمی کا کام شروع ہوتا ہے اور وہ چند وقوں کے تالے کھولتا جاتا ہے پھر ایک چوتھا آدمی ایسا ہونا چاہیئے جو کہ ایسے طور پر چلنے میں مہارت رکھتا ہو کہ اس کے پاؤں کی آہٹ محسوس نہ ہو تیسرا آدمی تالے کھول کر سامان نکال کر چوتھے آدمی کو دیتا جاتا ہے اور وہ باہر والوں کو پکڑاتا جاتا ہے۔ یہ چار ہو گئے۔ پھر ایک پانچویں آدمی کی یہ ڈیوٹی ہوتی ہے کہ وہ گلی کے سرے پر کھڑا رہے کہ اگر کسی شخص کو آتا جاتا دیکھے تو سیٹی بجا دے یا کوئی اور اشارہ کر دے تاکہ تمام آخری وقت پر ہوشیار ہو جائیں۔ یہ پانچ ہو گئے پھر چھٹا آیا۔ اور ایسا ہونا چاہیئے کہ کچھ سفید کپڑے پہنے ہوئے ہو اور کسی کو اس کے چلنے پھرنے پر شک نہ گزرے کیونکہ ہم تو ننگے دھڑنگے ہوئے اگر ہمیں کوئی دیکھ لے تو وہ یقیناً ہم پر چور ہونے کا شبہ کرے۔ لیکن یہ آدمی ایسے کپڑوں میں پھرتا ہے کہ کسی کو اس پر شک نہیں گزر سکتا۔ ہم نقدی اور زیورات وغیرہ اس کے سپرد کر دیتے ہیں۔ وہ نہایت اطمینان سے مال لے کر چلا جاتا ہے اور ساتویں کو جو سنار ہوتا ہے دے دیتا ہے جو کہ سونے کو ہیرے اور جواہرات کو الگ الگ سے جدا کرتا ہے اور اس کو پگھلا کر

ایک نئی شکل

دیتا ہے اور اس سونے کو آگے بیچتا ہے۔ اور ہم سب آپس میں برابر برابر تقسیم کر لیتے ہیں۔ حضرت خلیفہ اول فرماتے ہیں میں نے اسے کہا کہ اگر تمہاری اتنی محنت کے بعد وہ سنار تمہارا سونا کھا جائے تو پھر تم کیا کر سکتے ہو۔ تو بے اختیار اس چور کے مونہہ سے نکلا کیا وہ اتنا حرام خور ہو گا کہ دوسرے کا مال کھا جائے گا۔ میں نے کہا بس اب تم سمجھ گئے ہو۔ معلوم ہوا ناکہ دوسروں کا مال کھانا حرام ہے۔ غرض چونکہ حرام مال کیلئے بھی محنت کرنی پڑتی ہے اس لئے بعض لوگ حرام خوری کو بھی حلال خوری کی طرح جائز سمجھتے ہیں جو لوگ عیاشیوں میں پڑتے ہیں وہ بھی قربانیاں کرتے ہیں۔ وہ راتوں کو جاگتے ہیں دماغ ان کا خراب ہو جاتا ہے اور جو لوگ کنچنیاں رکھتے ہیں وہ ان کے لئے کتنی قربانیاں کرتے ہیں۔ اپنی جائدادیں تباہ کر دیتے ہیں اور خود بالکل مفلس اور کنگال ہو جاتے ہیں۔ پس کوئی برا کام بھی ایسا نہیں جس میں قربانی نہ کرنی پڑتی ہو لیکن

سوال یہ ہے

کہ ان افعال کا نتیجہ کیا نکلتا ہے۔ لوگ اولادوں کے لئے قربانی کرتے ہیں کہ یہ بعد میں ہمارے نام روشن کریں گی۔ حالانکہ نام روشن کرنے والے تو بہت کم ہوتے ہیں اور بدنام کرنے والے بہت زیادہ ہوتے ہیں بلکہ اکثر دیکھا گیا ہے کہ اولادوں میں سے کسی کو اگر کوئی اچھا عہدہ مل جائے تو وہ اپنے والدین سے ملنے میں شرم محسوس کرتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سنایا کرتے تھے کہ کسی ہندو نے بڑی محنت مشقت کر کے اپنے لڑکے کو بی اے یا ایم۔ اے کرایا۔ اور اس ڈگری کے حاصل کرنے کے بعد وہ ڈپٹی ہو گیا۔ آجکل تو ڈپٹی کی وہ عزت نہیں ہوتی لیکن پہلے وقتوں میں ڈپٹی ہونا بہت بڑی بات تھی۔ اس ڈپٹی کے باپ کو خیال آیا کہ میرا لڑکا ڈپٹی ہو گیا ہے میں بھی اس سے مل آؤں۔ چنانچہ جس وقت وہ ہندو اپنے بیٹے کو ملنے کے لئے مجلس میں پہنچا تو اس وقت اس کے پاس وکیل اور بیرسٹر وغیرہ بیٹھے ہوئے تھے۔ یہ بھی اپنی غلیظ دھوتی لے کر ایک طرف بیٹھ گیا باتیں ہوتی رہیں۔ کسی شخص کو اس غلیظ آدمی کا بیٹھنا بُرا محسوس ہوا تو اس نے پوچھا کہ یہ کون گستاخ آدمی ہماری مجلس میں آ بیٹھا ہے۔ ڈپٹی صاحب اس کی یہ بات سن کر کچھ جھینپ سے گئے اور ذلت سے بچنے کے لئے کہنے لگا

یہ ہمارے نوکر ہیں

باپ اپنے بیٹے کی یہ بات سن کر غصے کے ساتھ

چل گیا اور اپنی چادر سنبھالتے اٹھ کھڑا ہوا اور کہنے لگا جناب میں ان کا خادم نہیں ہوں ان کی ماں کا خادم ہوں (یعنی ان کی ماں کے نوکر ہیں) ساتھ والوں کو جب یہ معلوم ہوا کہ یہ ڈپٹی صاحب کے والد ہیں تو انہوں نے ان کو بہت لعن طعن کی اور کہا کہ اگر آپ ہمیں بتاتے تو پھر ہم ان کی تعظیم و تکریم کرتے اور ادب کے ساتھ ان کو بٹھاتے۔ بہرحال اس قسم کے نظارے روزانہ دیکھنے میں آتے ہیں کہ لوگ رشتہ داروں کے ملنے سے جی چراتے ہیں تا کہ ان کی اعلیٰ پوزیشن میں کوئی کمی واقع نہ ہو جائے۔

پس نام روشن تو کیا ہوگا نام کو بٹہ لگانے والے بھی اکثر ہوتے ہیں۔ اور سوائے ان لوگوں کے جو کہ دینی نقطہ نگاہ سے والدین کی عزت کرتے ہیں کہ

اللہ تعالیٰ کا حکم

ہے کہ والدین کی عزت کرو۔ سوائے ایسے لوگوں کے دنیاداروں میں سے بہت کم لوگ ایسے ہوتے ہیں جو کہ والدین کی پورے طور پر عزت کرتے ہیں اور زمینداروں اور تعلیم یافتہ طبقہ دونوں میں یہی حالات نظر آتے ہیں۔ زمینداروں میں بھی اکثر یہ دیکھا جاتا ہے کہ جب باپ بوڑھا ہو جاتا ہے تو اولاد خدمت نہیں کرتی۔ اور اگر باپ خدمت کا کوئی تقاضا کرے تو کہہ دیتے ہیں کہ محنت ہم کریں اور کھائے یہ۔ حالانکہ وہ یہ نہیں سمجھتے کہ جب تک باپ زندہ ہے وہ جائداد اس کی ہے۔ اور وہ تو محنت کر کے نصف آمد کے حقدار بنتے ہیں۔ لیکن ایسی مثالیں بہت کم بلکہ شاذ ہی ملیں گی کہ اولاد نے تمام جائداد کی آمد کا نصف اپنے باپ کے سامنے پیش کر دیا ہو۔ پس یہ جو دنیوی قربانی ہے اس کا پھل اچھا نظر نہیں آتا۔ دوسری قربانی دینی ہے اور یہ ایسی قربانی ہے جو کہ کبھی بھی انسان کو خسارہ میں نہیں رکھتی۔ کیونکہ یہ قربانی

راستبازی پر مبنی

ہے اور سچائی کبھی بھی پھل کے بغیر نہیں رہتی۔ دنیوی قربانی میں نقطہ نگاہ اولاد ہوتی ہے۔ اور دنیوی اولاد کے متعلق میں بتا چکا ہوں کہ وہ جیتے جی ہی ملنے اور خدمت کرنے سے جی چراتی ہے لیکن دینی قربانی کے نتیجہ میں جو روحانی اولاد پیدا ہوتی ہے۔ وہ ہزاروں سالوں تک اپنے آباء و اجداد کو نہیں بھولتی۔ سرحد کے بعض طالب علم میرے پاس پڑھا کرتے تھے۔ میں نے ان سے سنا تھا کہ سرحد میں اگر کسی کے ماں باپ کو گالی دی جائے تو وہ اتنا برا نہیں مناتا جتنا کہ

اسے اپنے پیر کے متعلق کوئی برے الفاظ سن کر غصہ آتا ہے۔ اگر کسی کے پیر کے متعلق کوئی برا لفظ کہہ دیا جائے تو فوراً دوسرے شخص کو مار ڈالے گا۔ خواہ اس کا پیر ہو یا نہ ہو۔ بہرحال لفظ پیر کو ہی وہ

قابل تعظیم

سمجھتے ہیں۔ امرتسر میں ہم نے دیکھا کہ کچھ سندھی جوتیاں ہاتھ میں پکڑے ہوئے گزر رہے تھے پوچھنے پر معلوم ہوا کہ وہ اپنے پیر کی قبر کی زیارت کے لئے جا رہے ہیں۔ پتہ نہیں کہ ان کا پیر کب کا فوت ہو چکا تھا لیکن اب تک اس کی عظمت ان کے دلوں میں گھر کئے ہوئے ہے۔ اور وہ اس کی قبر کے لئے ننگے پاؤں پیدل چل کر آتے ہیں۔ یہ نظارے

روحانی اولاد کے متعلق

ہی ہم دیکھتے ہیں۔ جسمانی اولاد تو دوسرے دن ہی بھول جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات یہ پسند نہیں کرتی کہ اس کے پیاروں کی محبت دنیا کے لوگوں سے نکل جائے۔ جب دنیا بھولنے لگتی ہے تو اللہ تعالیٰ کسی مامور کے ذریعہ پھر ان کے ناموں کو دنیا کے سامنے پیش کر دیتا ہے۔ حضرت نوح علیہ السلام کو گزرے ہوئے ہزاروں سال گزر گئے ہیں۔ اور کوئی شخص قسم کھا کر نہیں کہہ سکتا کہ نوح علیہ السلام میرے باپ تھے اور میں ان کی نسل میں سے ہوں۔ لیکن رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان سے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں

حضرت نوح علیہ السلام کا ذکر

کر کے دوبارہ آپ کی یاد آپ کی اولادوں کے دلوں میں تازہ کر دی۔ اسی طرح حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد بھی آپ کو بھول چکی تھی اور کسی کو یہ معلوم نہیں تھا کہ حضرت آدم کب پیدا ہوئے اور کہاں پیدا ہوئے اور ان کے حالات کس

قسم کے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے متعلق بھی قرآن شریف میں ذکر کر کے دوبارہ تمام بنی نوع انسان کو یاد دلایا کہ حضرت آدم تمہارے باپ تھے اور ان کی زندگی اس رنگ میں گزری۔ حضرت آدمؑ کی اولاد بھول گئی۔ لیکن اللہ تعالیٰ ان کو نہیں بھولا۔ پس دین کے لئے جو قربانیاں انسان کرتا ہے وہ اسے

ہمیشہ کیلئے زندہ

کر دیتی ہیں۔ حالانکہ دنیوی قربانیوں کے مقابلہ میں دین کی قربانی کتنی تھوڑی ہوتی ہے۔ انسان اپنے بیوی اور بچوں کے لئے سارا دن مارا مارا پھرتا ہے۔ اور چوبیس گھنٹوں میں صرف گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ اللہ تعالیٰ کی عبادت اور نیک کاموں میں صرف کرتا ہے۔ اور باقی ۲۲ یا ۲۳ گھنٹے وہ اپنی ضروریات کے پورا کرنے میں صرف کر دیتا ہے۔ اور وہ کوشش کرتا ہے محنت کر کے اور کوشش کر کے کچھ اندوختہ جمع کر کے کچھ جائداد بنائے جو کہ اس کی اولاد کے کام آئے اور تا کہ اس کا بڑھاپا آسانی سے گزر سکے۔ لیکن وہی اولاد جس کے لئے وہ اپنے آپ کو تکلیف میں ڈالتا ہے۔ اور اپنے نفس پر ان کو ترجیح دیتا ہے۔ اس کے لئے سب کچھ کر گزرتا ہے۔ اس میں بڑھاپا آتے ہی

بغاوت اور نشوز

کے آثار پیدا ہو جاتے ہیں۔ میرے پاس ہزاروں ہزار کیس ایسے آتے ہیں کہ بعض نوجوان اپنی ماؤں کی خبر گیری ترک کر دیتے ہیں۔ اور جب پوچھا جاتا ہے۔ تو ان کا جواب یہ ہوتا ہے کہ اماں جی کی طبیعت تیز ہے۔ اور میری بیوی سے ان کی بنتی نہیں۔ حالانکہ بیوی کو ماں سے کیا نسبت بیوی نے اس کے فائدے کے لئے کیا ہی کیا ہوتا ہے۔ وہ نوجوانی کی حالت میں اس کی خدمت کرتی ہے۔ لیکن ماں جس نے اپنی چھاتیوں سے دودھ پلایا ہوتا ہے۔ اور جس نے اپنا خون

دودھ کی شکل میں تبدیل کر کے اس کی پرورش کی ہوتی ہے۔ اور محنت مشقت کر کے اسے پالا ہوتا ہے۔ اس سے اس لئے اعراض کر لیا جاتا ہے کہ بیوی سے اس کی بنتی نہیں۔ پس دنیوی لحاظ سے تو انسان کو جسمانی اولاد سے کوئی فائدہ نہیں پہنچتا۔ لیکن لوگوں کی حالت یہ ہے کہ ہر چیز اولاد کے لئے جمع کرتے چلے جاتے ہیں۔

خدا کی راہ میں

بھی خرچ کرتے ہوئے ان کے دلوں میں بخل پیدا ہوتا ہے کہ یہ بھی ہمارے بچوں کے کام آئے۔ حالانکہ ان کی اخروی زندگی کے لئے وہی اندوختہ کارآمد ہوتا ہے۔ جو انہوں نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کیا اور جو اولاد کو دے دیا۔ اس میں ان کا حصہ نہیں رہتا۔ اگر اس میں سے اولاد اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہیں کرتی۔ تو وہ گنہگار بنتی ہے۔ اور ساتھ ہی وہ شخص بھی گنہگار بنتا ہے۔ اور اگر اولاد اس مال میں سے خرچ کرتی ہے۔ تو اس کا ثواب اولاد کو ملے گا۔ جس نے خرچ کیا۔ اس کے لئے کوئی ثواب نہیں ہوگا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وفات کے قریب صحابہؓ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔

تمہیں کونسا مال پسند آتا ہے

تمہیں اپنا مال پسند ہے یا دوسرے کا مال اچھا لگتا ہے یا جو ضائع ہو گیا وہ اچھا لگتا ہے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ اس کا جواب بالکل آسان ہے۔ انسان کو وہی مال اچھا لگتا ہے۔ جو کہ اس کا اپنا ہو آپ نے فرمایا پھر جو مال مرتے تک تم اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہو وہ حقیقت میں تمہارا مال ہے اور جو مال باقی چھوڑتے ہو وہ تو اولاد کا ہے وہ تمہارا نہیں اور جو مال تم کھا پی لیتے ہو۔ وہ ضائع ہو گیا وہ تم کو اگلے جہان میں کچھ فائدہ نہیں پہنچا سکتا۔ اور واقعہ میں اگر دیکھا جائے تو انسان کا اپنا مال وہی ہوتا ہے۔ جو اس نے اگلے جہان میں بھیجا ہوتا ہے۔ جو باقی چھوڑتا ہے وہ اس کی اولاد کے لئے ہے۔ بعد میں وہ جس طرح چاہے گی خرچ کرے گی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس فرمان میں یہ ارشاد فرمایا کہ مومن کو یہ کوشش کرنی چاہئے کہ جتنی قربانی اس سے ہو سکتی ہے وہ کرے۔ تا کہ مرنے کے بعد اس کی

اخروی زندگی

اللہ تعالیٰ کے فضل سے زیادہ سے زیادہ کامیاب ہو۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ تمہیں بھی تکالیف اور مصائب کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور تمہارے دشمنوں کو بھی تکالیف برداشت کرنی پڑتی ہیں۔ لیکن تم میں اور ان میں ایک بہت بڑا فرق ہے۔ وہ یہ کہ تمہیں ان کے بعد

میں ثواب کی امید ہے لیکن کفار کو تو ثواب کی امید نہیں جب وہ قربانی کرتے ہیں تو پھر تمہارے لئے قربانی کرنا کیونکر مشکل ہو سکتا ہے کیونکہ ان کی قربانیوں کی مثال تو ویسی ہے کہ کسی شخص کو یہ کہا جائے کہ تم دو من گندم کنوئیں میں پھینک دو۔ اول تو وہ ہمیں پاگل سمجھے گا لیکن اگر کسی دباؤ کی وجہ سے کنوئیں میں پھینکنے پر تیار بھی ہو گا تو گالیاں دیتا ہوا چلا جائے گا بہر حال وہ یہ کام خوشی کے ساتھ نہیں کرے گا لیکن ایک زمیندار کو اگر ہم کہیں کہ اب مناسب وقت ہے فصل بوؤ تو وہ شخص دعائیں دے گا کہ ہم نے اسے وقت پر مشورہ دیا یہی حال قربانیوں کا ہے جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے قربانی کرتا ہے وہ ایسے کھیت میں بیج ڈالتا ہے جس سے اسے کئی گنا زیادہ ہو کر ملے گا اور جو شخص دوسری اغراض کے لئے قربانی کرتا ہے گویا وہ اپنا بیج دریا میں پھینکتا ہے اور کوئی شخص بھی یہ پسند نہیں کرتا کہ اس کی قربانی ضائع ہو جائے۔ پس اس سے زیادہ احمق اور پاگل اور کون ہو سکتا ہے جو کہ سمندر میں یا دریا میں اپنا بیج پھینک دیتا ہے لیکن اس سے بھی

زیادہ احمق اور پاگل

اور کون ہو سکتا ہے جو کہ کھیت میں بیج ڈالتے ہوئے بخل سے کام لیتا ہے اگر واقعہ میں اللہ تعالیٰ موجود ہے اور وہ جزا سزا کا مالک ہے تو پھر ہر مومن کو اس کی خوشنودی حاصل کرنے کی فکر رہنی چاہیئے لیکن اگر کسی شخص کے نزدیک یہ صداقتیں اس رنگ میں نہیں تو پھر اسے نمازیں میں وقت ضائع کرنے کا کیا فائدہ اور اسے صدقہ خیرات سے کیا ثواب حاصل ہو سکتا ہے لیکن جو شخص ان صداقتوں کا قائل ہے اور پھر بھی وہ قربانیوں کے پیش کرنے میں کوتاہی سے کام لیتا ہے ہم اس کے متعلق یہی سمجھیں گے کہ اسے دین سے کوئی خاص دلچسپی نہیں اگر اسے دلچسپی ہوتی تو وہ بلا وجہ اپنے آپ کو خسارہ میں نہ ڈالتا پس تمام دوستوں کو اس بات کی کوشش کرنی چاہیئے کہ ان کی قربانی

صحیح قربانی

ہو اور وہ قربانی ان کے لئے باعث ثواب ہو۔ اگر ہر شخص اپنے اندر حقیقی قربانی کا جوش پیدا کرے تو ہم بہت جلد دوسری قوموں سے آگے نکل سکتے ہیں۔ یہ خیال نہیں کرنا چاہیئے کہ ہم تو تھوڑے ہیں اور تھوڑے آدمی آگے نہیں نکل سکتے۔ حقیقت یہ ہے کہ قربانی کرنیوالی قوم باوجود تھوڑی ہونے کے بڑی بڑی قوموں پر بھاری ہوتی ہے۔ جنگ بدر کے موقعہ پر کفار کی تعداد ایک ہزار کی تھی اور صحابہ کی تعداد ۳۱۳ تھی۔ جب مسلمانوں کا لشکر میدانِ جنگ میں اترا تو کفار نے ایک تجربہ کار آدمی کو بھجوایا کہ جا کر اسلامی لشکر کا اندازہ لگاؤ کہ مسلمانوں کی تعداد کیا ہے اس نے واپس جا کر بتایا کہ مسلمانوں کی تعداد تین سو سوا تین سو کے درمیان ہے۔ پھر اس نے کہا گو مسلمانوں کی تعداد کم ہے لیکن اے میری قوم میں آپ لوگوں کو یہ مشورہ دیتا ہوں کہ مسلمانوں سے لڑائی نہ کی جائے۔ جب اس شخص نے یہ بات کہی تو لوگوں نے اس پر الزام لگایا کہ تم بزدل ہو اس لئے لڑنے سے منہ پھیرتے ہو۔ اس نے کہا کہ یہ بات نہیں کہ میں لڑنے سے ڈرتا ہوں بلکہ بات یہ ہے کہ میں نے سواریوں پر آدمی نہیں دیکھے بلکہ

موتیں سوار دیکھی ہیں

اور میں نے ان کے چہروں سے محسوس کیا ہے کہ وہ مر جائیں گے لیکن پیچھے نہیں ہٹیں گے۔ چنانچہ جنگ بدر نے اس بات کی شہادت پیش کر دی کہ وہ تھوڑے سے سمجھے جانے والے لوگ ہی غالب آئے اور قربانی نے اپنا عظیم الشان نتیجہ پیش کر دیا۔ پس ہمیشہ یاد رکھو کہ کوئی قربانی بھی بغیر رنگ لائے نہیں رہتی۔ فوری طور پر بیشک اس کے نتائج نظر نہ آئے ہوں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی لوگ چالاکیاں اور دغا بازیاں کرتے تھے اور مسلمانوں کو دکھ دینے اور شہید کرنے کے لئے نئے نئے طریقے سوچتے تھے ایک دفعہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک قبیلہ کے کچھ لوگ حاضر ہوئے اور کہا کہ ہم لوگ مسلمان ہونا چاہتے ہیں آپ ہمارے ساتھ کچھ عالم بھجوا دیں جو کہ ہمیں قرآن کریم سکھائیں۔ آپ نے انکی درخواست پر قرآن کریم کے ستر حفاظ ان کے ساتھ روانہ کر دئیے ایک جگہ پہنچ کر اس شخص نے جو ان مسلمانوں کو لایا تھا اپنی قوم کے سرداروں کو کہلا بھیجا کہ میں مسلمانوں کو لے آیا ہوں اب تم ان کے قتل کا انتظام کرو۔ چنانچہ پہلے مسلمانوں میں سے ایک نمائندہ کو بھجوایا گیا جو قبیلہ کے سردار سے باتیں کر رہا تھا اس کو پیچھے سے نیزہ مار دیا گیا۔ اس کے بعد سب قبیلہ نے مسلمانوں کی جماعت پر وہ جو گاؤں سے باہر تھے حملہ کر دیا اس وقت کی نسبت ایک شخص جو بعد میں مسلمان ہو گیا اور جو اس حملہ میں شریک تھا بیان کرتا ہے کہ جب میں نے ایک مسلمان کے پیچھے سے نیزہ مارا تو اسنے زمین پر گرتے ہوئے کہا

فزت ورب الکعبۃ

خانہ کعبہ کے رب کی قسم میں کامیاب ہو گیا اور میں نے دیکھا کہ شہید ہونے والے پر گھبراہٹ اور بے چینی کے کسی قسم کے آثار نہ تھے یہ شہید ہونے والے حضرت ابوبکرؓ کے غلام تھے جو ہجرت کے وقت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکرؓ کے ساتھ شامل تھے وہ راوی کہتے ہیں کہ مجھے بہت حیرت ہوئی کہ ان لوگوں کو قتل کیا جا رہا ہے اور یہ لوگ وطن سے دور اپنے بیوی بچوں سے دور ہیں اپنے رشتہ داروں اور عزیزوں سے دور ہیں۔ لیکن ان میں سے کسی کے منہ سے یہ نہیں نکلتا کہ ہائے میں کہاں مارا گیا۔ اور کسی نے کوئی واویلا اور بے چینی کا اظہار نہیں کیا بلکہ اگر کسی کے منہ سے کچھ نکلا تو یہ کہ خدا کی قسم میں کامیاب ہو گیا میں حیران ہوا کہ یہ کیا بات ہے میں نے ایک شخص سے جو کہ مسلمانوں کے متعلق زیادہ واقفیت رکھتا تھا اس بات کا ذکر کیا کہ میں نے آج بہت

عجیب قسم کا نظارہ

دیکھا ہے کہ مسلمانوں میں سے ہم جب کسی کو قتل کرتے تھے تو ہر ایک کے منہ سے یہ نکلتا تھا فزت ورب الکعبۃ کہ خدا کی قسم میں کامیاب ہو گیا اس کا کیا مطلب ہے کیا مر جانا کامیابی ہے یہ بات میری سمجھ میں نہیں آئی۔ اس نے مجھے بتایا کہ اللہ تعالےٰ کی راہ میں مرنے کو مسلمان سب سے بڑی کامیابی سمجھتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں جب میں نے یہ بات سنی تو میں نے کہا وہ دین جھوٹا نہیں ہو سکتا جس کے ماننے والے اپنی قربانی کو اس درجہ تک لے گئے ہیں کہ وہ موت میں ہی اپنی کامیابی سمجھتے ہیں۔ چنانچہ میں مسلمان ہو گیا۔ پس اصل بات یہی ہے کہ جب ایمان آ جاتا ہے تو انسان کو اپنی

قربانیوں میں لذت

محسوس ہونے لگتی ہے اور انسان جتنی زیادہ قربانی کرتا ہے اتنی ہی زیادہ اسے لذت محسوس ہوتی ہے اور وہ قربانی تکلیف کا باعث نہیں محسوس ہوتی بلکہ راحت کا موجب بنتی ہے۔ اور جتنا جتنا انسان قربانی میں ترقی کرتا ہے اتنا ہی اسے زیادہ لذت محسوس ہوتی ہے کہتے ہیں کہ کسی چیتے نے سخت کھردرے پتھر کو چاٹنا شروع کیا اس سے اس کی زبان زخمی ہو گئی اور اسکو اپنی زبان کا خون بھی مزا دینے لگا اور وہ اس پتھر کو اور بھی زیادہ چاٹتا چلا گیا یہاں تک کہ زبان بالکل ختم ہو گئی۔ تو

کامل مومن

کا بھی یہی حال ہوتا ہے وہ جوں جوں قربانی کرتا ہے اتنا ہی اس میں اسے لطف اور مزا آتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ موت کے وقت بھی یہ کہتا ہے کہ فزت ورب الکعبۃ کہ میری زندگی کے ختم ہونے سے مجھے میرا انعام نظر آ رہا ہے۔ اگر کسی شخص کو قربانی کی زیادتی سے لطف آتا ہے تو اسے سمجھ لینا چاہیئے کہ اس کے اندر ایمان ہے اور اگر قربانی کی زیادتی کی وجہ سے کسی کے دل میں انقباض پیدا ہوتا ہے تو اسے سمجھ لینا چاہیئے کہ وہ

متاع ایمان

سے محروم ہے کیونکہ ایمان کی یہ علامت ہے کہ اللہ تعالےٰ کی راہ میں انسان قربانی کرنے میں لذت محسوس کرتا ہے اور اسکے دل میں انقباض پیدا نہیں ہوتا +

ضروری اعلان

(محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب)

جیسا کہ احباب جانتے ہیں فضل عمر ہسپتال سے مستحق اور غریب مریضان کا علاج جس میں بیشتر قیمتی ادویہ استعمال کی جانی ضروری ہوتی ہیں۔ صدقات کی رقوم سے کیا جاتا ہے اور کافی دوست اِس سے فائدہ اٹھا رہے ہیں مثلاً تپس کے قریب ٹی بی کے مریض جو خود اپنے علاج کے متحمل نہیں ہو سکتے تھے اِس مد سے مفت علاج سالہا سال سے کروا رہے ہیں مگر اب اِس مد میں رقم بہت ہی تھوڑی رہ گئی ہے اور احباب کی طرف سے صدقات کی رقوم بھی بہت کم آ رہی ہیں۔

لہٰذا خاکسار احباب کی خدمت میں درخواست کرتا ہے کہ وہ صدقات کی رقوم بھجواتے وقت فضل عمر ہسپتال کے مستحق اور نادار مریضان کو ترجیح دیں اور اُن کے علاج کے لئے رقوم ہسپتال بھجواتے رہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

خاکسار

مرزا منور احمد

حج بیت اللہ شریف و زیارت مدینہ منورّہ کے

ایمان افروز کوائف

(الحاج چوہدری مبارک علی صاحب انچارج احمدیہ مسلم مشن حیدرآباد انڈیا)

اس محبوب بستی میں آکر انسان پھولا نہیں سماتا۔ عجیب روحانی ماحول ہوتا ہے۔ شاید ہی کوئی بدقسمت انسان ہوگا جو اس ماحول کی روحانی لذت سے لطف اندوز نہ ہو رہا ہو۔ خاکسار نے پہلی رات تو حرم شریف میں ہی گذاری۔ اس لئے کہ ایک تو خوشی سے نیند نہیں آ رہی تھی دوسرے اس خیال سے کہ شاید رات کے کسی حصہ میں طواف کرنے والوں کی بھیڑ کم ہو تو حجر اسود کو بوسہ دینے میں آسانی رہے۔ مگر میری طرح معلوم نہیں کتنے اس خیال سے رات کو نہیں سوتے ہوں گے۔ چنانچہ اس رات کئی طواف کرنے کی سعادت ملی اور باوجود بھیڑ کے ہر طواف میں حجر اسود کو بوسہ دینے کا بھی موقعہ ملتا رہا۔

خانہ کعبہ میں خاکسار نے ایک امر اور محسوس کیا ہے۔ مسجد حرام میں طواف کرنے کے بغیر آپ نوافل اور تلاوت شروع کر دیں تو طبیعت اس طرف مائل نہیں ہوتی اور ایک قسم کا بوجھ محسوس ہوتا ہے۔ مگر طواف کے بعد انسان اپنے اندر ایک روحانی سکون محسوس کرتا ہے اور اس کے بعد نمازوں اور تلاوت میں بھی خاص قسم کا سرور محسوس ہوتا ہے۔ حج کے ایام میں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت اور بخشش کے تمام دروازے کھل جاتے ہیں اور آسمانی مخلوق بھی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے عشاق اور پروانوں کے اس مبارک و مقدس اجتماع میں شامل ہونے کے لئے زمین پر آجاتی ہے۔ میں نے محسوس کیا ہے کہ اہل مکہ بھی ان دنوں بہت محتاط رہتے ہیں اور ان مبارک و مقدس مقامات کی حرمت کا احساس ان کے دلوں میں موجود رہتا ہے۔ ورنہ کسی چیز کے قرب کی وجہ سے اس کی اہمیت کم ہو جاتی ہے۔ مکہ مکرمہ میں دو راتیں اور ایک دن گذارنے کے بعد خاکسار تیسرے دن سیدنا حضرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کے دار الہجرت کی زیارت کے لئے روانہ ہوا۔ جدہ سے ہوائی جہاز کے ذریعہ صرف ۴۵ منٹ میں خاکسار مدینہ منورہ پہنچ گیا۔ مدینہ کی بستی اور اس میں بسنے والے بہت پیارے معلوم ہوتے تھے۔ اگرچہ اہل مکہ بھی بعض نمایاں خوبیوں کے حامل ہیں۔ مگر یثرب کے رہنے والوں کا رنگ ہی الگ ہے۔ یوں کہئے کہ اب بھی اہل مدینہ اخلاق مہمانوں پر اعتماد حسن سلوک وغیرہ کئی باتوں میں مکہ والوں سے آگے ہیں۔ کیوں نہ ہو یہ ان مقدس بزرگوں کی اولاد ہے جنہوں نے ہجرت کے وقت سب کچھ قربان کرکے اپنے محبوب اور دنیا کے محسن کا ساتھ دیا یا پھر ان محبوب ہستیوں کی اولاد ہے جنہوں نے تمام عرب کی مخالفت کی پرواہ کئے بغیر سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے جان نثاروں اور اپنے روحانی بھائیوں کو پناہ دی تھی اور آج بھی اس مقدس خون کے آثار نمایاں طور پر نظر آتے ہیں۔

اللّٰھم صل علی محمد و علیٰ آل محمد و علیٰ آل اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم

خاکسار جس وقت مسجد نبوی کے سامنے سعودی ایرلائن موٹر سے اترا تو اس وقت ظہر کی نماز ختم ہو چکی تھی۔ خاکسار قیام گاہ کا انتظام کرنے کے بعد مسجد النبوی میں حاضر ہوا۔ بھیڑ کا وہی عالم تھا۔ جو مسجد حرام میں تھا۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد خاکسار مزار اقدس شہنشاہ دوجہان صلے اللہ علیہ وسلم پر حاضر ہوا جو مسجد نبوی کے ایک طرف واقع ہے۔ اس منظر اور کیفیت کا نقشہ الفاظ میں کھینچنا ناممکن ہے۔ ہمارا محبوب ہمارا محسن۔ ہمارا آقا اور ہمارا چاند اس جگہ چھپ گیا تھا۔ جس کے نور کی کرنیں اب بھی تمام روحانی اندھوں کو بینائی بخشتی ہیں اور قیامت تک بخشتی رہیں گی۔ نماز میں التحیات کے وقت السلام علیک ایھا النبی پہلے بھی پڑھا کرتے تھے۔ اپنی زندگی میں میرے جیسے کمزور اور گنہگار انسان کو بھی لاکھوں بار درود شریف پڑھنے کا موقعہ ملا ہوگا۔ مگر جو سرور اور سکون اس مبارک مقام پر درود پڑھنے سے حاصل ہوتا ہے۔ اس کا اندازہ وہی لگا سکتے ہیں جن کو اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے یہ سعادت عطا فرمائی۔ خاکسار نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے سلام عرض کیا پھر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ عمرہٗ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب حضرت مرزا شریف احمد صاحبؓ۔ سیدہ حضرت مبارکہ بیگم صاحبہ اور سیدہ حضرت امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ اور اسکے بعد صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب اور مکرم سیٹھ محمد صدیق صاحب بانی اور ان کے خاندان کی طرف سے سلام عرض کیا۔ محترم سیٹھ صاحب نے بھی مجھے دعاؤں اور دوسرے امور کے لئے اس ترتیب کا رُکشا فرمایا تھا۔ جزاہ اللہ تعالےٰ

خاکسار کو مدینہ منورہ آئے ہوئے دو دن ہوئے تھے اور مجھے شدت سے مکرم شیخ محمود احمد کراچی سے ملاقات کا انتظار تھا۔ جو کہ امیر صاحب جماعت احمدیہ کراچی مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب کے بھائی ہیں اور جن کے آنے کی مجھے بذریعہ خط اطلاع مل چکی تھی۔ ہر نماز کے بعد مسجد نبوی اور مقام وضو پر انہیں ڈھونڈتا تھا لطف یہ کہ ہمارا دونوں کا آپس میں تعارف بھی نہیں تھا۔ ادھر شیخ صاحب کو بھی میری تلاش تھی۔ آخر ایک دن عصر کی نماز سے فارغ ہو کر مسجد نبوی سے باہر نکلا تو ایک ہوٹل کے سامنے ان سے ملاقات ہو گئی۔ اتنے دن کی تنہائی جو محسوس کر رہا تھا۔ وہ دور ہو گئی۔ خاکسار اپنا کمرہ چھوڑ کر شیخ صاحب کے کمرہ میں چلا گیا اس کے بعد واپسی تک ہم دونوں اکٹھے ہی رہے۔

جس کمرہ میں خاکسار شیخ محمود احمد صاحب کی ملاقات سے قبل ٹھہرا تھا۔ اس میں حیدرآباد دکن کے چار پانچ افراد ٹھہرے ہوئے تھے۔ ان میں ایک ایڈووکیٹ صاحب بھی تھے۔ ان میں سے کوئی بھی مجھے نہیں جانتا تھا۔ خاکسار زیادہ وقت مسجد نبوی میں ہی گذارا کرتا تھا اور کبھی کبھی کمرہ میں آتا تھا ایک دن وکیل صاحب موصوف دریافت کرنے لگے کہ حاجی صاحب! آپ سارا دن کہاں رہتے ہیں؟ خاکسار نے عرض کیا کہ میں نماز کے بعد اصحاب الصفہ والے مقام پر قرآن کریم پڑھتا رہتا ہوں۔ باتوں باتوں میں احمدیوں کا بھی ذکر آیا فرمانے لگے۔ یہ لوگ کام تو بہت اچھے کرتے ہیں۔ مگر افسوس کہ یہ لوگ حج کو نہیں آتے۔ اور ان میں جو قادیانی گروہ ہے ان کا حج تو قادیان میں ہی ہوتا ہے۔ خاکسار نے عرض کیا۔ وکیل صاحب! یہ بالکل غلط اور جھوٹ ہے۔ یہ خادم آپ کے سامنے بیٹھا ہے۔ پھر فرمانے لگے کہ میں بھی حیران تھا کہ اس شخص کو قرآن سے اتنی محبت اور عشق کیوں ہے! مولوی صاحب! سچ بتاؤں میں نے جب سے آپ لوگوں کی تفسیر پڑھی ہے مجھے بھی قرآن میں کشش معلوم ہوتی ہے۔ ایام حج تک جب چودہ کے قریب احمدی ایک ہی جگہ اکٹھے ہو گئے جن میں خدا کے فضل سے خاکسار کے علاوہ تین اور مبلغین بھی تھے ایک روز مسجد حرام میں وکیل صاحب سے خاکسار نے عرض کیا کہ وکیل صاحب! آئیے اب آپ کو چودہ قادیانی تو ایک جگہ ٹھہرے ہوئے دکھا دوں اس امر سے اندازہ ہوتا ہے کہ عوام تو ایک طرف پڑھا لکھا طبقہ بھی ہمارے خلاف کتنی غلط فہمیوں میں مبتلا ہے۔

مدینہ منورہ مکہ مکرمہ سے نسبتاً سرسبز ہے۔ مکرم شیخ محمود احمد صاحب کی ملاقات سے قبل خاکسار بعد نماز عصر مدینہ منورہ کے باہر چلا جاتا۔ جنت البقیع سے تھوڑے فاصلہ پر ہی مختلف مقامات پر عطا آ گلک لما نصب کئے ہوتے ہیں جہاں نہانے اور کپڑے وغیرہ دھونے کی عام اجازت ہے۔

مسجد نبوی میں ہر حاجی کی یہ کوشش ہوتی ہے کہ مسجد کے اس حصہ میں جس کے متعلق آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا کہ بیتی و بین منبری روضۃ من ریاض الجنۃ میں جگہ مل جائے۔ یا یا پھر حاجی اصحاب الصفہ والے مقام پر بیٹھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ مدینہ میں قیام کے دوران خاکسار اور شیخ صاحب کا اکثر وقت ان ہی مقامات پر گذرتا تھا۔ مکہ شریف اور مدینہ منورہ کے مبارک مقامات کو اب بھی اللہ تعالےٰ نے شرک کی لعنت سے بچایا ہوا ہے۔ ورنہ اگر خدا تعالےٰ کی خاص مشیت کا ہاتھ وہاں پر کام نہ کرتا ہوتا تو نامعلوم اب تک خانہ کعبہ کی بجائے اور کتنے مقام سجدہ بن جاتے۔

آپ گھنٹوں بھی روضہ اقدس کے قریب بیٹھ کر ذکر الٰہی یا درود شریف پڑھتے رہیں گے تو آپ کو کوئی منع نہیں کریگا لیکن اگر ذرا بھی مشرکانہ حرکت ہوگی تو پھر آپ کی خیر نہیں۔

مسجد نبوی کے اندر اصحاب الصفہ کا مقام حجرہ مبارکہ حضرت فاطمہ رضؓ منبر مبارک جہاں آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم خطبہ فرمایا کرتے تھے۔ اور باب جبرئیل جہاں حضرت جبرائیل علیہ السلام کا نزول ہوتا تھا۔ یہ سب ایسے ہی مقامات مقدسہ ہیں جن کے متعلق خاص طور پر ذکر کیا جانا ضروری ہے۔ مسجد کی توسیع چونکہ کئی بار ہو چکی ہے لہٰذا توسیع مسجد کے بعد خلفاء راشدین کی نماز پڑھنے اور خطبہ دینے کے الگ الگ مقامات دکھائے گئے ہیں۔ مسجد نبوی میں آپ کو ان تمام مقامات کا پس منظر بتانے کے لئے ہر وقت ... مل سکتے ہیں۔ اس طرح مسجد نبوی کے ساتھ ہی اصحاب عشرہ مبشرہ کا مقام ہے جس کے اردگرد لوہے کا جنگلہ لگا کر نشان قائم کر دیا گیا ہے۔ روضہ مبارک کے اردگرد لمبے لمبے پردے لگے ہوئے ہیں اور اندر لوہے کا جنگلہ ہے۔

مسجد نبوی کے تھوڑی دور جنت البقیع ہے جس میں حضرت عثمانؓ کے علاوہ سیدہ حضرت ام المومنین عائشہؓ حضرت فاطمہ رضؓ حضور اقدس کے صاحبزادہ حضرت ابراہیم رضؓ حضرت مائی حلیمہؓ اور بعض شہداء احد مدفون ہیں۔ عورتوں کو جنت البقیع میں داخل ہونے کی اجازت نہیں

(باقی)

وصولی چندہ وقفِ جدید سال ۱۹۶۳ء

ضلع گوجرانوالہ کے بقیہ احباب کے اسماء ذیل میں درج ہیں۔ جنہوں نے چندہ سال رواں ادا کر دیا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ان تمام بہن بھائیوں کو اجرِ عظیم عطا فرما دے۔ آمین

(ناظم مال وقف جدید)

چوہدری فضل حق صاحب بمقصود احمد صاحب
قیام پور۔ ضلع گجرانوالہ ۰۰-۵
چوہدری غلام محمد صاحب ہیے خورد ۰۰-۶
مکرم نصر اللہ خاں صاحب نزیکی ۵۰-۱۱
محمد عظیم صاحب ۰۰-۱۱
ایم محمد اسمٰعیل صاحب زگڑی ۲۵-۶
محترمہ ارشاد بیگم صاحبہ زوجہ
مستری محمد شریف ۰۰-۶
محمد عبد اللہ صاحب جنجوعہ ۰۰-۶
ولی محمد صاحب ۰۰-۶
محمد شفیع صاحب تلونڈی کھجوروالی ۵۰-۶
مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب کالگڑھ ۵۰-۶
حکیم غلام رسول صاحب ۰۰-۷
محمد اسلم صاحب ۵۰-۱۰
میاں بشیر احمد صاحب معہ اہلیہ صاحبہ ۰۰-۱۳
میاں احمد الدین صاحب ۲۵-۶
چوہدری نظر محمد صاحب ۵۰-۱۰
میاں محمد عالم صاحب ۵۰-۶
چوہدری فیض الرحمٰن صاحب ۲۵-۱۲
مولوی نظام الدین صاحب پریم کوٹ ۰۰-۶
والدہ فاطمہ بی بی صاحبہ ۰۰-۶
احمد الدین صاحب مدرسہ چٹھہ ۱۲-۱۹
چوہدری محمد خاں صاحب ۸۱-۶
چوہدری نصر اللہ خاں صاحب ۰۰-۸
محترمہ رحمت بی بی صاحبہ اہلیہ
غلام محمد صاحب ۵۶-۶
چوہدری سلطان علی صاحب گکھڑ منڈی ۰۰-۱۰
مولوی محمد صدیق صاحب ۰۰-۱۲
ماسٹر نور حسین صاحب ۱۲-۶
چوہدری اعجاز احمد صاحب ۸۷-۲۵
محترمہ شریفہ بیگم صاحبہ ۷۰-۶
اکبر علی صاحب پٹواری فیروزوالا ۰۰-۶
چوہدری رحمت علی صاحب ہلی ۰۰-۶
چوہدری مرداد خاں صاحب مونگلیکی ۲۵-۶
چوہدری ارشاد اللہ صاحب
معہ اہلیہ صاحبہ ۵۰-۱۲
راناؤ لیق احمد صاحب رسول نگر ۰۰-۶
غلام رسول و خوشی محمد صاحبان ۱۲-۹
میر اللہ بخش صاحب تلونڈی راہوالی ۰۰-۱۲
چوہدری عبد العزیز صاحب وڑورال ۰۰-۱۳
چوہدری عطا محمد صاحب ولد ورچیمہ ۰۰-۶
نجم الدین صاحب ولد جمال دین
گرمولا ورکاں ۵۰-۶
محمد الدین صاحب ۱۸-۶
نور محمد صاحب ۵۰-۶

حوالدار کلرک لے لے ارشاد صاحب ۵۰-۱۰
سید اعجاز احمد صاحب انسپکٹر بیت المال
حافظ آباد ۰۰-۹
قاضی محمد رمضان صاحب ۲۵-۲۲
شیخ فتح اللہ صاحب ۰۰-۸
حکیم محمد اسمٰعیل صاحب پیر کوٹ
متصل احمد نگر ۶۲-۶
حکیم عبد العزیز صاحب
ڈاہرانوالہ چک چٹھہ ۰۰-۶
چوہدری نور احمد صاحب کوٹ لالہ ۰۰-۶
مکرم میاں غلام احمد صاحب وزیر آباد ۲۵-۶
پسران " ۰۰-۱۸
حکیم شمیم حسین صاحب ۲۵-۶
میاں برکت علی صاحب سوداگر چرم ۰۰-۳۰
پسران " ۰۰-۱۵
اہلیہ صاحبہ " ۰۰-۱۱
میاں اکبر علی صاحب سوداگر چرم ۰۰-۳۰
پسران ۰۰-۱۳
اہلیہ صاحبہ ۰۰-۱۱
اہلیہ صاحبہ میاں غلام محمد صاحب
وزیر آباد ۰۰-۱۱
میاں غلام محمد خاں صاحب سوداگر چرم ۰۰-۲۷
پسران " ۰۰-۸
اہلیہ صاحبہ " ۰۰-۱۱
میاں رزجہ خاں صاحب ۰۰-۱۱
والدہ صاحبہ مرحومہ میاں غلام احمد صاحب ۰۰-۶
والدین مرحوم میاں برکت علی صاحب ۰۰-۱۷
برادر و ہمشیرہ مرحوم " ۰۰-۱۲
ماسٹر عنایت اللہ فاروق
کنٹری الہ آباد وزیر آباد ۰۰-۲۵
فاروق احمد صاحب پسر ماسٹر
عنایت اللہ صاحب ۵۰-۹
ملک منظور احمد صاحب آئرن مرچنٹ ۰۰-۲۶
پسران " ۰۰-۱۳
اہلیہ صاحبہ " ۵۰-۹
ملک عطاء اللہ صاحب مرحوم ۵۰-۶
نثار احمد بھٹھائی والے ۰۰-۲۰
ناصر احمد صاحب ۰۰-۲۵
میر ظفر علی صاحب ۰۰-۷
مکرم محمد عبد اللہ صاحب ایم اے ۰۰-۵۰
عطاء اللہ صاحب پیر کوٹ ۲۵-۶

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

لجنات متوجہ ہوں!

جیساکہ آپ کو معلوم ہے لجنہ اماء اللہ کی تنظیم ایک عالمگیر حیثیت اختیار کر چکی ہے۔ اس کی شاخیں تمام بیرونی ممالک میں پھیل رہی ہیں۔ اس وسعت کے پیش نظر اس کی ذمہ داریوں میں بھی اضافہ ہو رہا ہے۔ لہٰذا اخراجات میں تقریباً ۲۰۰۰ کی زیادتی نظر آ رہی ہے اور اس کے برعکس آمد میں متوقع آمد سے ۲۰۰۰ کی کمی ہے۔ یعنی کل ۴۰۰۰ کی کمی جا رہی ہے۔ یہ ہمیں نے پورا کرنی ہے۔ ابھی تین ماہ باقی ہیں۔ جن میں اگر ہم محنت اور مستعدی سے کام کریں تو نہ صرف اس کمی کو پورا کر سکتی ہیں بلکہ زائد آمد بھی پیدا کر سکتی ہیں۔ ضرورت صرف بیداری کی ہے۔ لہٰذا میں عہدیداروں سے خاص طور پر درخواست کرتی ہوں کہ ؏

سستیاں ترک کرو طالب آرام نہ ہو

اور تمام ممبرات سے ان کی حیثیت کے مطابق چندہ لیں۔ صاحب استطاعت بہنوں سے زیادہ لیں تا یہ کمی پوری ہو سکے۔

اس کے علاوہ سالانہ اجتماع نزدیک آ رہا ہے۔ اس کا چندہ بھی جلد از جلد بھجوانے کا فکر کریں۔ (سیکرٹری مال لجنہ مرکزیہ)

مجالس انصار اللہ کے تربیتی اجتماعات

اس سال تربیتی اجتماعات کا انعقاد ایک ضروری پروگرام ہے۔ مگر تعجب ہے کہ توجہ دلانے کے باوجود مغربی پاکستان کے اکثر شمالی اضلاع اس بارے میں ابھی تک خاموش ہیں۔ سابق سندھ بلوچستان میں خاص حرکت ہے۔ جملہ زعماء اعلیٰ انصار اللہ سے درخواست ہے کہ جلد سے جلد اپنے اپنے علاقہ میں انصار اللہ کے اجتماعات منعقد کروائیں اور دفتر کو رپورٹ بھجواتے رہیں۔ جزاکم اللہ خیراً۔ (قائد تربیت انصار اللہ مرکزیہ)

نظارت تعلیم کے اعلانات

۱۔ داخلہ گورنمنٹ پولیٹکنک انسٹی ٹیوٹ سیالکوٹ

داخلے کی تاریخ میں ۱۰/۷/۶۳ تک توسیع ہو گئی ہے۔ کوئی ٹسٹ برائے داخلہ نہیں ہوگا۔ (پ ت ۱۸/۶/۶۳)

۲۔ داخلہ گورنمنٹ سکول آف انجینیرنگ رسول

سہ سالہ ڈپلومہ کورس سول ٹکنالوجی۔ درخواستیں ۸/۷/۶۳ تک بنام پرنسپل۔ فارم درخواست پراسپکٹس میں جو منیجر گورنمنٹ بک ڈپو لاہور سے نقد ۷۵ پیسے میں یا ڈیڑھ روپیہ کا منی آرڈر ارسال کر کے ملتا ہے۔

شرط:- کم از کم میٹرک سیکنڈ ڈویژن۔ (پ ت ۱۸/۶/۶۳)

درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار کی لڑکی عزیزہ نسیم فردوس ڈیڑھ ماہ سے بعارضہ ٹائیفائڈ سخت بیمار ہے۔ فضل عمر ہسپتال میں داخل ہے۔ پھیپھڑوں میں پانی کی بھی شکایت ہے۔ احباب کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔ (نور احمد ٹھیکیدار دار الیمن ربوہ حال راولپنڈی)

۲۔ خاکسار کی صحت دن بدن خراب ہو رہی ہے۔ اور کمزوری بڑھ رہی ہے۔ بزرگان سلسلہ و درویشان قادیان اور احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔ (شیخ ریاض احمد ولد شیخ میاں عطا الٰہی صاحب دہرہ مرحوم احمدی چنیوٹ)

۳۔ جماعت احمدیہ فورٹ سنڈیمن کے ایک بزرگ رکن پر ایک مقدمہ دائر ہے۔ ان کی باعزت بریت کے لئے احباب دعا فرماویں۔ (لعل خان سیکرٹری مال جماعت احمدیہ فورٹ سنڈیمن)

۴۔ میرے بھائی عبد القادر صاحب آف بھیرو چیچی کا زمین کا ایک کیس عرصہ دراز سے چل رہا ہے۔ احباب جماعت سے و بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے فضل سے اس مقدمہ میں کامیابی عطا فرمائے۔ (خاکسار ناصر احمد کارکن وکالت تبشیر۔ ربوہ)

شجر کاری

اب جلد ہی شجر کاری کے دن شروع ہونے والے ہیں شجر کاری کا ہمارے معاشرہ کے ساتھ گہرا تعلق ہے کون یہ نہیں چاہتا کہ ہماری شاہراہیں خوبصورت ہوں ہمارے دیہات صاف ستھرے اور خوب صورت ہوں - اس خوبصورتی میں درخت بہت ممد ہیں اس کے علاوہ یہ ہماری دن رات کی مختلف ضروریات پوری کرتے ہیں امیر غریب - شہری دیہاتی - کاشتکار اور صنعت کار غرضیکہ معاشرہ کے ہر طبقہ سے تعلق رکھنے والے کے لئے لکڑی کی اہمیت کم و بیش واضح ہے

سڑکوں اور شاہراہوں پر درخت لگانا تو حکومت کی ذمہ داری ہے مگر انفرادی طور پر اپنے ماحول کو صاف خوبصورت اور خوشگوار بنانا ہر شخص کا فرض ہے اگر پاکستان کا ہر شہری صرف ایک درخت لگا کر اس کی پرورش کرے تو ہماری معیشت کے اس پہلو میں جو انقلاب آ سکتا ہے وہ ظاہر ہے

جن علاقوں میں آب پاشی کا کوئی طریق (نہری یا چاہی) رائج ہے وہاں زمینداروں کے لئے یہ ذمہ داری زیادہ اہم مگر سہل ہے کھالوں اور بنوں پر درخت لگانے سے الگ آبیاری کی ضرورت نہ ہوگی۔

عام طور پر یہ خیال کیا جاتا ہے کہ درخت زمین سے غذا حاصل کر کے فصلوں کو کمزور کر دیتے ہیں اگر کثرت سے درخت لگائے جائیں تو فصلوں کو نقصان ہوگا - لیکن اگر ترتیب سے ایک ایکڑ کے بنے پر تین یا چار درخت لگائے جائیں تو فصلوں کی خوراک میں کوئی کمی نہیں ہوگی - ابتداء میں بے شک زیادہ لگا دیئے جائیں مگر سال دو سال کے بعد تین چار رکھ کر باقی نکال دینے چاہئیں۔

شیشم (ٹاہلی) ڈاکار آمد درخت ہے فصل کو نقصان نہیں دیتا کثرت سے لگائیں مگر کھالوں اور منیڈوں (بنوں) پر۔

(ناظر زراعت)

درخواست دعا

خاکسار کا لڑکا رفیق احمد ایک ہفتہ سے بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہے۔ احباب جماعت سے کامل و عاجل صحت یابی کے لئے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔

(رشیدہ احمد دار الیمن ربوہ)

بعض ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

•۔ لاہور ۲۳ر جولائی۔ گورنر مغربی پاکستان جناب ملک امیر محمد خان نے کل جناب ولی محمد وسّو اور جناب عبد القادر سنجرانی کو وزارت کے عہدہ سے سبکدوش کر دیا اور ان کی جگہ غلام نبی میمن اور جناب محمد خان جونیجو کو صوبائی کابینہ میں وزیر مقرر کیا ہے۔ دونوں نئے وزراء نے کل سہ پہر گورنر ہاؤس میں اپنے عہدہ کا حلف اٹھا لیا۔ کابینہ سے سابق سندھ کے دو ارکان جناب ولی محمد وسّو اور جناب عبد القادر سنجرانی کی علیحدگی کے ساتھ صدر مملکت اور گورنر نے یہ اصول تسلیم کر لیا کہ وزراء کو ارکان اسمبلی میں سے متعلقہ علاقوں کے ارکان کی اکثریت کی حمایت حاصل ہونی چاہئیے کابینہ میں رد و بدل کے سلسلہ میں اس اصول کو تسلیم کرنے کا فیصلہ پچھلے دنوں راولپنڈی میں گورنروں کی کانفرنس کے موقعہ پر کنونشن لیگ کے لیڈروں کی کانفرنس میں ہوا تھا۔

•۔ لاہور ۲۳ر جولائی گورنر مغربی پاکستان ملک امیر محمد خان نے صوبائی کابینہ میں رد و بدل کے بعد جناب غلام نبی میمن کو وزیر قانون اور جناب محمد خان جونیجو کو جناب عبد القادر سنجرانی کی جگہ صحت اور بنیادی جمہوریتوں کا وزیر مقرر کیا ہے مواصلات اور تعمیرات کے محکمے جو سابق وزیر جناب ولی محمد وسّو کے پاس تھے عارضی طور پر گورنر نے اپنے پاس رکھے ہیں توقع ہے کہ کابینہ میں توسیع کے بعد وزراء کے عہدے از سر نو تقسیم کئے جائیں گے۔

•۔ لاہور ۲۳ر جولائی۔ سرکاری اطلاع کے مطابق دریائے چناب میں آج ۲۳ر جولائی شام ۶ بجے ختم ہونے والے ۲۴ گھنٹوں کے دوران خانکی اور مرالہ میں زبردست سیلاب کا اندیشہ ہے یہ سیلاب بالائی علاقوں میں غیر معمولی بارشیں شروع ہو جانے کے باعث آ رہا ہے اس سے قبل دریائے راوی اور توی اور پہاڑی نالوں میں درمیانے درجہ کی طغیانی کی اطلاع آ چکی ہے دریں اثنا جھنگ سے آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ وہاں بارش سے ہزاروں کچے مکانات منہدم ہو گئے اور کئی دیہات زیر آب آ گئے ہیں۔

•۔ بیروت ۲۳ر جولائی۔ دمشق ریڈیو کی اطلاع کے مطابق جمعرات کی ناکام بغاوت کے الزام میں گرفتار ہونے والے فوجی افسر اور سیاسی رہنماؤں میں سے کل مزید سات افراد کو فوجی عدالت کے حکم سے گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا ان میں پانچ اعلیٰ فوجی افسر اور دو سیاسی رہنما شامل ہیں فوجی عدالت کے حکم سے اب تک ۲۷ افراد کو گولی مار کر ہلاک کیا جا چکا ہے اس سے پہلے جن لوگوں کو گولی مار کر ہلاک کیا گیا تھا۔ ان میں ایک خاتون سیاسی کارکن بھی شامل ہیں کئی اور باغیوں کو مختلف میعاد کی قید کی سزائیں دی گئیں۔

دمشق ریڈیو کی اطلاع کے مطابق اب ملک میں مکمل امن و امان بحال ہو گیا ہے دمشق سے کرفیو اٹھا لیا گیا ہے اور سڑکوں سے فوجی ہٹا لئے گئے ہیں چار روز کی گڑبڑ کے بعد کل تمام سرکاری دفاتر کھل گئے اور ان میں معمول کے مطابق کام ہو رہا ہے ملک کے تمام ہوائی اڈے اور بندرگاہیں کھول دی گئیں ہیں اور دمشق کا دوسرے شہروں اور قصبوں سے مواصلات کا سلسلہ بحال ہو گیا ہے

•۔ کراچی ۲۳ر جولائی۔ کوئٹہ میں مقیم افغان قونصل جناب محمد ایوب عزیز نے کہا ہے کہ عنقریب پاکستانیوں کو افغانستان جانے کے لئے ویزا کا اجراء شروع ہو جائے گا۔ پشاور اور کوئٹہ کے افغان قونصل کل ہی پاکستان پہنچے تھے انہوں نے کہا ہے کہ آئندہ چند سالوں میں پاکستان اور افغانستان کے تعلقات اور مضبوط ہو جائیں گے انہوں نے یہ بھی بتایا کہ پاکستان میں افغانستان کے سفیر جناب محمد ہاشم میوندوال پندرہ روز تک کراچی پہنچ جائیں گے۔ اور پاکستان کے سفیر لفٹننٹ جنرل محمد یوسف آئندہ چند ہفتوں تک اپنے عہدے کا چارج لے لیں گے۔

•۔ دہلی ۲۳ر جولائی۔ بھارت کی حکومت نے سرکاری طور پر اعلان کیا ہے کہ بھارت امریکہ اور برطانیہ کے ہوائی بیڑے بھارت کے علاقہ میں مشترکہ فوجی مشقیں کریں گے سیاسی حلقوں نے اس خبر پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ یہ بات اب واضح ہو گئی ہے کہ بھارت جنوب مشرقی ایشیا میں مغربی بلاک کا فوجی اڈہ بن چکا ہے۔

•۔ کراچی ۲۳ر جولائی۔ تجارتی ترقی کے ڈائرکٹر مسعود الرحمن نے ایران کے دو رکنی تجارتی وفد سے بات چیت کے بعد کہا ہے کہ ایران پاکستان سے تجارتی تعلقات کو ترقی دینے کا بے حد خواہشمند ہے اور پاکستان سے مختلف اشیاء درآمد کرنا چاہتا ہے۔

درخواست دعا

مکرمہ محترمہ بیگم صاحبہ چوہدری نبی احمد صاحب پروپرائیٹر ماڈرن موٹرز کراچی کچھ عرصہ سے اعصابی کمزوری اور صحت میں عمومی انحطاط محسوس کرتی ہیں جملہ احباب جماعت کی خدمت میں ان کی صحت کی کامل بحالی نیز ان کے پسر زبیر احمد صاحب کی امریکہ سے بعد تکمیل تعلیم کامیاب مراجعت کیلئے درخواست دعا ہے۔

صلاح الدین احمد شیر قانون و ناظم جائداد صدر انجمن احمدیہ

ہائر سیکنڈری سکول گھٹیالیاں کی گیارہویں کلاس کا نتیجہ

اس مرتبہ تعلیم الاسلام کالج گھٹیالیاں کی گیارہویں جماعت میں (۲۱) اکیس طلباء شریک ہوئے جن کا نتیجہ حسب ذیل ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے سترہ طلباء تین سے زیادہ مضامین میں پارٹ اول کا امتحان پاس کر چکے ہیں۔ (عبد السلام اختر۔ پرنسپل ہائر سکنڈری سکول گھٹیالیاں)

نمبر شمار	رول نمبر	نام	نمبر حاصل کردہ	
۱	۱۷۹۱۴	نذیر احمد خادم	۲۶۵	
۲	۱۷۹۱۰	رشید احمد عارف	۲۵۴	
۳	۱۷۹۱۹	پریتم داس	۲۳۶	
۴	۱۷۹۲۹	شمشاد احمد	۲۱۶	
۵	۱۷۹۰۹	امیر الدین سعید	۲۰۵	
۶	۱۷۹۱۸	محمد اکرم	۲۰۱	
۷	۱۷۹۲۲	احمد حسن	۱۹۰	
۸	۱۷۹۲۷	محمد دین صابر	۱۸۲	
۹	۱۷۹۲۸	محمد یوسف	۱۸۱	
۱۰	۱۷۹۳۰	محمد سلیم حجہ	۱۵۲	
۱۱	۱۷۹۱۳	رحمت علی	۱۸۱	
۱۲	۱۷۹۱۶	وسیم احمد	۱۳۱	کمپارٹمنٹ تاریخ اور فارسی
۱۳	۱۷۹۲۰	محمد صدیق خادم	۱۶۱	〃 انگلش
۱۴	۱۷۹۲۴	محمد صدیق پرویز	۱۰۴	〃 〃
۱۵	۱۷۹۲۵	سمیع اللہ	۱۱۸	〃 〃
۱۶	۱۷۹۲۶	فقیر محمد	۱۱۵	〃 تاریخ
۱۷	۱۷۹۱۲	مشتاق احمد لبرا	۱۳۰	〃 〃
۱۸	۱۷۹۲۳	گلزار احمد	۸۶	〃 〃 انگریزی
۱۹	۱۷۹۲۱	اعجاز احمد	۷۵	〃 〃 〃
۲۰	۱۷۹۱۷	مشتاق احمد حجہ	۷۲	〃 〃 〃
۲۱	۱۷۹۱۱	مسعود احمد	۶۷	〃 تاریخ اردو انگریزی

ایک گریجوایٹ اکاؤنٹنٹ کی ضرورت ہے

تعلیم الاسلام کالج میں ایک گریجوایٹ اکاؤنٹنٹ کی آسامی خالی ہے جس کے لئے گریجویٹ امیدواران کی درخواستیں مطلوب ہیں

گریڈ:۔ ۲۲۰-۱۰-۱۷۰ ۸ E.B ۱۳۰-۶-۱۰۰-۵-۸۵ ہوگا

ابتداء میں ۸۵/ روپے تنخواہ اور ۳۰ روپے مہنگائی الاؤنس دیا جائے گا مستقل ہونے کی صورت میں مذکورہ بالا گریڈ جاری رہے گا۔

۱۔ امیدوار بی اے کی سند کے ساتھ اپنی درخواستیں نظارت دیوان میں ۳۱ر جولائی ۶۳ء تک بھجوا دیں۔

۲۔ امیدوار چال چلن۔ دیانت امانت و اخلاق کے بارہ میں پریذیڈنٹ کی تصدیق بھجوائیں۔

(ناظر دیوان)

اعلان نکاح

مکرم عبد اللہ صاحب ابن غلام محمد صاحب ربوہ کا نکاح مورخہ ۶۳-۷-۲۱ کو بعد نماز عصر مکرم مولوی قمر الدین صاحب فاضل نے زینب خورشید صاحبہ بنت مکرم عبد الودود فاروقی صاحب بھیرہ سے بعوض پانچ ہزار روپے مہر پڑھا احباب دعا فرماویں کہ رشتہ جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت ہو۔ آمین۔ (مینجر الفضل)